بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۵ ہجرت ۱۳۴۳ ہش ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۵ مئی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۴ مئی بوقت ½ ۷ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی حیات بخشنے میں قیامت کا نمونہ اس ذات کامل الصفات نے دکھلایا جس کا نام نامی محمد ہے ﷺ

جو لوگ آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے وہ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند معیار پر کھڑے ہوگئے تھے

"قیامت کا نمونہ روحانی حیات کے بخشنے میں اس ذات کامل الصفات نے دکھلایا جس کا نام نامی محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ سارا قرآن اوّل سے آخر تک یہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ رسولؐ اس وقت بھیجا گیا تھا کہ جب تمام قومیں دنیا کی روح میں مر چکی تھیں۔ اور فساد روحانی نے بر و بحر کو ہلاک کر دیا تھا۔ تب اس رسولؐ نے آکر نئے سرے سے دنیا کو زندہ کیا اور زمین پر توحید کا دریا جاری کر دیا۔ اگر کوئی منصف فکر کرے کہ جزیرہ عرب کے لوگ اوّل کیا تھے اور پھر اس رسول کی پیروی کے بعد کیا ہو گئے اور کیسی ان کی وحشیانہ حالت اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی' اور کس صدق و صفا سے انہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے سے اور اپنی جانوں کے فدا کرنے اور اپنے عزیزوں کو چھوڑنے اور اپنے مالوں اور عزتوں اور آراموں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگانے سے ثابت کر دکھلایا تو بلاشبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق اور اپنے پیارے رسولؐ کی راہ میں ان کی جانفشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی۔ وہ پاک نظر ان کے وجودوں پر کچھ ایسا کام کر گئی کہ وہ اپنے آپ سے کھوئے گئے۔ اور انہوں نے فنا فی اللہ ہو کر صدق اور راستبازی کے وہ کام دکھلائے جس کی نظیر کسی قوم میں ملنا مشکل ہے اور جو کچھ انہوں نے عقائد کے طور پر حاصل کیا تھا وہ یہ تعلیم نہ تھی کہ کسی عاجز انسان کو خدا مانا جائے یا خدا تعالیٰ کو بچوں کا محتاج ٹھہرایا جائے بلکہ انہوں نے حقیقی خدائے ذوالجلال جو ہمیشہ سے غیر متبدل اور حی و قیوم اور ازلی اور ابدی ہونے کی حاجات سے منزہ اور موت اور پیدائش سے پاک ہے۔ بذریعہ اپنے رسول کریمؐ کے شناخت کر لیا تھا اور وہ لوگ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہو گئے تھے۔ اور ہر یک نے ایک تازہ زندگی پا لی تھی اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اٹھے تھے۔ سو درحقیقت ایک ہی کامل انسان دنیا میں آیا جس نے ایسے اتم اور اکمل طور پر یہ روحانی قیامت دکھلائی اور ایک زمانہ دراز کے مردوں اور ہزاروں برسوں کے عظم رمیم کو زندہ کر دکھلایا۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰۴ تا ۲۰۸)

مما رزقنٰھم ینفقون اور معذور احباب

ہمارا مقصد بہت ارفع اور ہماری منزل بہت دور ہے۔ اس کے حصول کے لئے جب تک ہم سب ایک ساتھ مل کر غیر معمولی قربانی و ایثار کا مظاہرہ نہیں کرتے کامیابی محال ہے بلکہ حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں اس کام میں معذور احباب کا ہاتھ بٹانا بھی ضروری ہے۔

"جو شخص کسی واقعی عذر کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتا مثلاً وہ مفلوج یا اندھا ہے یا ایسا بیمار ہے کہ چل پھر نہیں سکتا الا ما شاء اللہ اسے کہہ دیا جائے کہ اگر تم کچھ اور نہیں کر سکتے تو کم سے کم دو نفل روزانہ پڑھ کر جماعت کی ترقی کے لئے دعا کر دیا کرو۔ پس ایسے لوگوں سے بھی اگر کچھ اور نہیں تو دعا کا کام لیا جا سکتا ہے۔"

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پشاور میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

سابق صوبہ سرحد کی مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مورخہ ۹ اور ۱۰ مئی بروز ہفتہ و اتوار پشاور میں انصار اللہ کا ایک تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں علمائے کرام اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انصار اللہ بھی انشاء اللہ العزیز شمولیت فرمائیں گے۔ انصار کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی گوناگوں برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ رمئی ۶۲ء

عزیز زبیدی صاحب کا غصہ

مولوی عزیز زبیدی نہایت غصہ میں موجود دل کے اخبار ایشیا میں لکھتے ہیں :-

"آپ نے اس امر کو خاصا زور سے اچھالنے کی کوشش کی ہے کہ مرزائیوں نے اسلام کا بول بالا کیا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں :-

"پھر سوال ہے کہ اچھا ان احمدیوں (یعنی مرزائیوں) نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟ کیا یہی کہ جو کام آپ کے کرنے کا تھا آپ نہیں کر رہے اور وہ کر رہے ہیں۔ آپکی نظر میں چلو احمدیت (یعنی مرزائیت) ایک فتنہ ہی سہی مگر یہ کہنا کہ جو کام وہ کر رہی ہے آپ اتحاد کرکے اس کو بھی مٹا دینا چاہتے ہیں" (الفضل)

معاصر الفضل نے یہ سوال اٹھا کر کہ "مرزائیوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے"، ہمارے زخموں کو چھیڑ دیا ہے۔ ہم سے پوچھتے ہیں کہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر ختم نبوت کو توڑنے کے بعد آپ اور کیا کچھ بگاڑنا چاہتے ہیں؟ رحمۃ العٰلمین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے ساتھ ہمارے دونوں جہان وابستہ ہیں۔ آپ نے ان سے رشتے توڑ کر ایک خانہ زاد نبوت سے رشتہ جوڑنے کی ٹھان لی ہے۔ اس سے بڑھ کر ہمارا اور زیاں کیا ہو گا۔ مرزائی حضرات کی طرف سے نئی نبوت اور نئی امت کا ڈھونگ رچا کر ملتِ اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی اس کوشش کی علامہ اقبال نے بھی نشاندہی کی ہے۔ ہمارے اندرونی جزوی اختلافات میں بنیادی اختلاف کا پتھر پھینک کر ہمارے ملی نظام وحدت کو چور چور کرنے کی کوشش ہی سب سے بڑا بگاڑ ہے۔ ابھی آپ پوچھتے ہیں کہ مرزائیوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟ بندۂ خدا آپ کو یہ سوال کرنا چاہیئے تھا کہ مرزائیوں نے پاکستانیوں کے پلے میں باقی کیا رہنے دیا ہے؟"

(ایشیا ۱۳ فروری ۶۲ء ص۳)

ہم نے یہ لفظ بلفظ ایشیا سے نقل کیا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ الفضل نے "احمدیت" لکھا تھا مگر مولوی زبیدی صاحب نے خطوط وحدانی میں "یعنی مرزائیت" لکھ دیا ہے۔ پہلے آپ ان مولوی صاحب کے اسلامی اخلاق کو دیکھئے! کیا اسلام یہی سکھاتا ہے کہ دوسروں کے نام بگاڑ کر پکارو؟ آپ بے شک بڑے مولوی صاحب ہوں گے۔ ندوہ یا دیوبند کے منتہی ہوں گے مگر سچی بات یہ ہے کہ اسلامی اخلاق سے آپ بالکل کورے ہیں۔ اس لئے ہم کو تعجب نہیں ہے کہ آپ احمدیت کے نام سے چڑتے ہیں۔ چوہڑوں اور زانیوں کے نام تو آپ بعینہ اسی طرح پکارتے ہیں مگر ایک ضد ہے تو احمدیت سے کیونکہ احمدی دین کا کام کرتے ہیں اور یہی بات آپ کو غصہ دلاتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے آپ کو غصہ اس لئے نہیں کہ احمدی احمدی کیوں کہلاتے ہیں یا نعوذ باللہ احمدیت نے "ختم نبوت" کی مہر توڑی ہے جو سراسر جھوٹ ہے بلکہ آپ کو غصہ اس لئے آتا ہے کہ احمدی یہ کیوں کہتے ہیں کہ ہم دین کی اشاعت و تبلیغ کا کام کرتے ہیں، اور تم نہیں کرتے۔ اور یہ غصہ آنے کی بات ہی ہے۔ یہ ہماری واقعی غلطی ہے کہ ہم نے اس کا ذکر کیا جس سے آپ کو تکلیف ہوئی ہے مگر اس کا کیا کیا جائے سارا زمانہ یہی کہتا ہے کس کس کو آپ لائیں گے۔ اب تو مودودی بھی علامہ اقبال مرحوم کے ساتھ نسبت کرنا بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ زبیدی صاحب کا ایک خط اسی ضمن میں ایشیا میں شائع بھی ہوا ہے مگر زبیدی صاحب کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ علامہ اقبال ہی نے ۱۹۱۱ء میں علی گڑھ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر کی ذات نے ڈالا ہے ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تبلیغ کا مقصد ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔

پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

علامہ اقبال نے یہ بات جس تقریر میں کہی تھی اس کا ترجمہ مولانا ظفر علی نے "ملتِ بیضا پر ایک عمرانی نظر" کے نام سے اردو میں کیا تھا اور شاید اب بھی آپ کو کتب فروشوں کے ہاں مل سکتا ہے احمدیوں پر "ختم نبوت" کو توڑنے کا جو الزام آپ نے لگایا ہے سراسر جھوٹ ہے۔ احمدی کسی ایسی نبوت کے قائل نہیں جس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹتی ہو۔ آپ تو عالم لوگ کہلاتے ہیں حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ کی فتوحاتِ مکیہ کا مطالعہ فرمائیے۔ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ۔ اور سینکڑوں علمائے حق نے اس نبوت کو جائز قرار دیا ہے جس کا دعوے ہے۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ

"اپنی شامتِ اعمال کو نہیں سوچا ان اعمالِ خیر کو جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے ترک کر دیا اور ان کی بجائے خود تراشیدہ درود و وظائف داخل کر لئے اور چند کافیوں کا حفظ کر لینا کافی سمجھا گیا بلھے شاہ کی کافیوں پر وجد میں آجاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کا جہاں وعظ ہو رہا ہو وہاں بہت ہی کم لوگ جمع ہوتے ہیں لیکن جہاں اس قسم کے مجمع ہوں وہاں ایک گروہ کثیر جمع ہو جاتا ہے نیکیوں کی طرف سے یہ کم رغبتی اور نفسانی اور شہوانی امور کی طرف توجہ صاف ظاہر کرتی ہے کہ لذتِ روح اور لذتِ نفس میں ان لوگوں نے کوئی فرق نہیں سمجھا ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض ان رقص و سرود کی مجلسوں میں دانستہ پگڑیاں اتار لیتے ہیں اور کہدیتے ہیں کہ میاں صاحب کی مجلس میں بیٹھتے ہی وجد ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی بدعتیں اور اختراعی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جنہوں نے نماز سے لذت نہیں اٹھائی اور اس ذوق سے محروم ہیں وہ روح کی تسلی اور اطمینان کی حالت ہی کو نہیں سمجھ سکتے اور نہیں جانتے کہ وہ سرور کیا ہوتا ہے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو اس قسم کی بدعتیں مسلمان کہلا کر نکالتے ہیں اگر روح کی خوشی اور لذت کا سامان اسی میں تھا تو چاہیئے تھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو عارف ترین اور اکمل ترین انسان دنیا میں تھے وہ بھی اسی قسم کی کوئی تعلیم دیتے یا اپنے اعمال سے ہی کچھ کر دکھاتے۔ میں ان مخالفوں سے جو بڑے بڑے مشائخ اور گدی نشین اور صاحبِ سلسلہ ہیں پوچھتا ہوں کہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے درود و وظائف اور چلہ کشیاں، الٹے سیدھے لٹکنا بھول گئے تھے۔ اگر معرفت اور حقیقت شناسی کا یہی ذریعہ اصل تھے۔ مجھے بہت ہی تعجب آتا ہے کہ ایک طرف قرآن شریف میں یہ پڑھتے ہیں الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اور دوسری طرف اپنی ایجادوں اور بدعتوں سے اس تکمیل کو توڑ کر ناقص ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ ظالم طبع لوگ مجھ پر افترا کرتے ہیں کہ گویا میں ایسی مستقل نبوت کا دعوے کرتا ہوں جو صاحبِ شریعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا الگ نبوت ہے مگر دوسری طرف یہ

(باقی صفحہ ۵ پر)

حضورِ دل

جب تک نہ ہوگا تجھ کو میسر حضورِ دل
یادِ خدا میں پا نہ سکے گا سرورِ دل

اک آفتاب کی ہیں شعاعیں جُدا جُدا
نورِ نگاہ - نورِ خرد اور نورِ دل

پائے گا تو نہ سلطنتِ حق کا کچھ سُراغ
جب تک چڑھا ہے دل پہ غلافِ غرورِ دل

موسیٰ کی تابِ دید کا تو رشک وہ کرے
دیکھی نہیں ہے جس نے تجلائے طورِ دل

تنویرؔ کی سرشت میں ہے عشق کا خمیر
ہے آنکھ کا گناہ نہ اس میں قصورِ دل

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی حیات مقدسہ پر ایک نظر

۱۹۶۲ء کے حالات

آپ کی عظیم الشان خدمات سلسلہ اور مسلسل دینی جہاد

از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط نمبر ۱۱

جنوری ۱۹۶۲ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے احمدیہ کالج گھٹیالیاں کے لئے مخیر احباب کو امداد کی تحریک کی اور تحریر فرمایا کہ

"اچھی درسگاہوں کا قیام ہمیشہ جماعتی مضبوطی کا باعث ہوا کرتا ہے اور اچھے ماحول میں تعلیم پانے والے نوجوان آئندہ چل کر جماعتی ذمہ داریوں کو اٹھانے کی اہلیت پیدا کر لیتے ہیں۔ پس مخیر دوست آگے آئیں اور اپنی بلند ہمتی سے اس کالج کو نہ صرف اچھی بنیاد پر قائم کر دیں بلکہ ایک مثالی درسگاہ بنا دیں۔"

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ایک سابقہ اعلان پر آپ کی طرف سے حج بدل کرنے کی جن دوستوں نے درخواستیں بھجوائی تھیں ان میں سے حضرت میاں صاحب موصوف نے فروری ۱۹۶۲ء میں مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد گوالمنڈی کو منتخب فرمایا۔ (الفضل ۲ فروری ۱۹۶۲ء)

فروری ۱۹۶۲ء میں آپ نے دوستوں کو اپنے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

"اس عاجز کی عمر انتہتر سال کے قریب ہے۔ بلکہ قمری حساب سے ستر سال سے اوپر ہو چکی ہے۔ اور یہ عمر طبعاً ضعف اور کمزوری کی عمر ہوتی ہے۔ اور اس پر مجھے کئی سال سے تین چار فکر پیدا کرنے والی بیماریاں بھی لاحق ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور گو میں خدا کے فضل سے اپنی طاقت کے مطابق صبر پر قائم رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر دل ڈرتا ہے اور خوف کھاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی وسیع بخشش اور بے حد رحم و کرم کے باوجود بعض اوقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح دل اس دعا کی طرف مائل ہونے لگتا ہے کہ اللھم لالی ولا علی یعنی اے میرے آقا میں تجھ سے اپنے کسی نیک عمل کا اجر نہیں مانگتا۔ مگر مجھے میری لغزشوں کی پاداش سے محفوظ رکھ اور میرا حساب کتاب برابر رہنے دے۔"

اور ساتھ ہی آپ نے جماعت کے مخلص دوستوں سے دو دعاؤں کی خاص طور پر درخواست کی۔

اول۔ یہ کہ جتنی بھی میری مقدر زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں مجھے دل کا سکون اور کام کرنے والی جسمانی صحت اور اپنی رضا کے ماتحت مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور میرا انجام بخیر ہو۔

دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری کمزوریوں کے باوجود اپنی ذرہ نوازی سے قیامت کے دن اس گروہ میں شامل فرمائے۔ جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے بعض لوگ حساب کتاب کے بغیر بخشے جائیں گے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس عاجز کو حشر کے میدان میں خدا کے سامنے اپنے حساب کتاب کے لئے کھڑے ہونے کی بالکل طاقت نہیں۔ یاحی و قیوم برحمتک استغیث و ارجو رحمتک خیراً یا ارحم الراحمین (الفضل ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء)

۲۳ مارچ کو جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت کا انعقاد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت اس کی صدارت کے فرائض حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سرانجام دیئے۔ اور شوریٰ کی تمام کارروائی آپ کی نگرانی میں ہی ہوئی۔ (الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء)

مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء میں نگران بورڈ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے ساتھ یہ فیصلہ ہوا کہ

"نگران بورڈ کے تمام فیصلہ جات مثبت اور منفی جن میں صدر صاحب نگران بورڈ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی شمولیت اور اتفاق رائے شامل ہو صدر انجمن احمدیہ اور مجلس تحریک جدید اور مجلس وقف جدید کے لئے واجب العمل ہوں گے۔ اور صدر صاحب نگران بورڈ کی وساطت سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپیل کرنے کا حق سب کو حاصل ہوگا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء ص ۵۹)

۲۸ مارچ ۱۹۶۲ء کو مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب فاضل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے خرچ پر آپ کی طرف سے حج بدل کا فریضہ ادا کرنے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ حکیم صاحب موصوف کو الوداع کہنے کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب خود بسوں کے اڈہ پر تشریف لے گئے۔ بس کے روانہ ہونے سے قبل حضرت میاں صاحب موصوف نے آپ کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ اور پھر آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں تمام حاضر احباب شریک ہوئے۔ (الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۶۲ء)

۴ مئی کو ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام خدام الاحمدیہ کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا بھی ایک پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ آپ نے اس پیغام میں توجہ دلائی کہ

"پیغام تو بہت ہو چکے ہیں اب عمل کا سوال ہے۔ اس لئے میرا پیغام یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ نیکی اور تقویٰ اور عملی قوت کو ترقی دیں۔" (الفضل ۶ مئی ۱۹۶۲ء)

مئی ۱۹۶۲ء میں وعدہ جات تحریک جدید میں اضافہ کرنے والے دوستوں کی فہرست برغرض دعا آپ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ تو آپ نے وکیل المال صاحب تحریک جدید کو ہدایت فرمائی کہ آپ اضافہ والے وعدہ جات پر غور کرتے ہوئے یہ پہلو بھی دیکھا کریں کہ آیا کسی کا وعدہ یا اضافہ اس کی آمدن کے مناسب حال ہے؟ یہ پہلو بھی نظر انداز نہیں ہونا چاہیئے۔"

(الفضل ۲۵ مئی ۱۹۶۲ء)

ربوہ میں دار الیتامیٰ کے قیام پر جس میں آپ کی تحریک کا خاص دخل تھا۔ آپ نے مئی ۱۹۶۲ء کے آخر میں مخیر احباب سے اپیل کی۔ کہ وہ اس ادارہ کی وقتی اور مستقل دونوں قسم کی امداد کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اور دار الیتامیٰ کے نگران اعلیٰ مکرم میر داؤد احمد صاحب سے رابطہ قائم کریں تاکہ جماعت کے یتیموں کی تعلیم و تربیت میں سب توفیق حصہ لے کر آپ ثواب دارین حاصل کریں۔ (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۶۲ء)

جون ۱۹۶۲ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت آپ مجلس افتاء کے اعزازی رکن مقرر کئے گئے۔ (الفضل ۱۴ جون ۱۹۶۲ء)

۲ جولائی کو آپ نے انڈونیشیا کی تیرھویں سالانہ کانفرنس کے لئے ایک پیغام بھجوایا جو وہاں ۱۹ جولائی کو کانفرنس کے آغاز میں پڑھ کر سنایا گیا۔

(الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

جولائی ۱۹۶۲ء میں میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر آپ نے ناظر صاحب تعلیم کو ایک خط کے ذریعہ اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ہمارے سکول کے نتائج کم از کم میرے لئے چنداں خوشی کا موجب نہیں۔ ہمارا سکول ہر جہت سے ایک مثالی سکول ہونا چاہیئے۔ جو تیزی کے ساتھ قدم بڑھاتا ہوا ترقی کے منازل طے کرے نہ کہ رینگتا ہوا کچھوے کی چال چلے

(الفضل ۲۱ جولائی ۱۹۶۲ء)

جولائی ۱۹۶۲ء میں آپ نے اپنی تقریر "در مکنون" کے بارہ میں اعلان فرمایا کہ اس کا انگریزی ترجمہ بھی عنقریب شائع ہو جائے گا۔ جو دفتر وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ سے مل سکے گا۔ آپ نے دوستوں کو تحریک فرمائی کہ اس رسالہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے احمدی نوجوانوں اور نو احمدیوں کی تربیت کا کام لیں۔ تاکہ انہیں احمدیت کی روح کے سمجھنے میں مدد ملے۔

(الفضل ۲۳ جولائی ۱۹۶۲ء)

اگست ۱۹۶۲ء میں آپ نے مختصر شجرکاری کے سلسلہ میں توجہ دلائی کہ درخت اگانا ملک کی ترقی کے لئے کئی لحاظ سے مفید اور ضروری ہے۔ مگر ربوہ کے لئے تو یہ خاص طور پر از بس ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ربوہ کی گرمی اور گرد اکنٹرول میں نہیں آسکتے۔ جو اہل ربوہ کی صحت کے لئے لازمی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ

نے تحریر فرمایا کہ ربوہ میں خاص طور پر وہ درخت لگائے جائیں جو یہاں کی زمین اور آب وہوا کے مناسب حال ہوں تاکہ محنت ضائع نہ جائے اور اچھا نتیجہ پیدا ہو۔ اسی طرح درخت لگانے کے بعد کافی عرصہ تک جب تک کہ پودا پوری طرح قائم نہ ہو جائے اس کی آب پاشی وغیرہ کے ذریعہ حفاظت کی جائے۔" (الفضل ۸ راگست ۶۲ء)

آخر اگست میں آپ نے بحیثیت صدر نگران بورڈ توجہ دلائی کہ جو لوگ سمجھانے کے باوجود بے پردگی سے باز نہ آئیں ان کے خلاف اولاً مقامی طور پر مناسب ایکشن لیں اور پھر مرکز میں مناسب کارروائی کے لئے رپورٹ کریں۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ایکشن کے لئے "صرف نظارت امور عامہ پر نہ چھوڑا جائے بلکہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جائے جس کے ممبر ناظر صاحب اعلیٰ ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور ناظر صاحب امور عامہ ہوں۔ یہ کمیٹی ہر رپورٹ پر حالات کا جائزہ لینے کے بعد مناسب ایکشن لینے کا فیصلہ کیا کرے اور فی الحال اس قسم کا ایکشن صرف پاکستانی اور ہندوستانی احمدیوں تک محدود رکھا جائے۔" (ر ۲۳ راگست ۶۲ء)

ستمبر ۶۲ء میں آپ نے فیشن پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف ایک پرزور مضمون لکھا اور ان پابندیوں کا ذکر کیا جن کے ذریعہ اسلام نے اظہار زینت پر کنٹرول کیا ہے (ر ۱۶ ستمبر ۶۲ء)

۱۶ ستمبر کو آپ نے سوئٹزرلینڈ کی مسجد کے لئے تین صد روپیہ کا وعدہ فرمایا اور لکھا کہ "چونکہ یہ مسجد یورپ کے وسطی ملک میں واقع ہے جس کے چاروں طرف اثر پڑتا ہے اس لئے یہ مسجد اس بات کی مستحق ہے کہ اس کی امداد کے لئے دل کھول کر چندہ دیا جائے۔" (ر ۲۰ ستمبر ۶۲ء)

۲۱ ستمبر کو آپ نے ایک نوٹ کے ذریعے یہ حقیقت بیان فرمائی کہ:

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق وہ تمام الہامات پورے ہو چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئے اور کوئی ایک نشان بھی ایسا نہیں جس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ وہ حضور میں پوری نہیں ہوئی اور خدا کا کلام ہر لحاظ سے اور اپنی ہر شان میں پورا ہو چکا ہے" (ر ۲۵ ستمبر ۶۲ء)

پاکستان میں بھوک ہڑتال کی بڑھتی ہوئی وبا کے پیش نظر آپ نے اکتوبر ۱۹۶۲ء میں ایک مضمون کے ذریعہ مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ انہیں اس غیر اسلامی فعل سے کلی طور پر اجتناب کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا کہ بے شک وہ اپنے جائز مطالبات کو منوانے کے لئے جائز رستے اختیار کریں جن کی کمی نہیں مگر گاندھی جی کے چیلے بن کر اپنے آقا اور ہادی رسول پاک کی تعلیم کے باغی نہ بنیں کیونکہ

ہمارے لئے ساری برکتیں حضرت سرور کائنات کی پیروی میں ہیں۔" (الفضل ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

صدر نگران بورڈ کی حیثیت سے اکتوبر ۱۹۶۲ء میں آپ نے فیصلہ فرمایا کہ ربوہ میں مفت اور لازمی پرائمری تعلیم کی سکیم جلد شروع کی جائے تاکہ جماعت احمدیہ کا مرکز اس معاملہ میں خدا کے فضل سے ایک مثالی شہر بن جائے۔" (ر ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

۱۹ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع شروع ہوا۔ اس اجتماع کا افتتاح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا اور خدام کو اپنے ایمان افروز خطاب سے نوازا۔" (الفضل ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

۲۴ اکتوبر کو آپ کا ریکارڈ کیا ہوا ایک پیغام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے پہلے اجلاس میں سنایا گیا۔ (ر ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

۲۰ اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے ہال کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی یہ سنگ بنیاد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے رکھا۔

(الفضل ۲۳ اکتوبر ۶۲ء)

۲۶ اکتوبر کو انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع شروع ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو اس اجتماع کا افتتاح کرنے کی ہدایت فرمائی چنانچہ حضرت میاں صاحب موصوف نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس اجتماع کا افتتاح فرمایا اور ایک پر اثر تقریر میں (جو مضمون کی صورت میں لکھی ہوئی تھی) آپ نے انصار اللہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

(الفضل ۲۸ اکتوبر ۶۲ء)

۲۹ اکتوبر کو نصرت ہائر سیکنڈری سکول کے افتتاح کے موقعہ پر آپ سے پیغام کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ آپ نے اس کے لئے ایک پیغام تحریر کیا۔ جو پڑھ کر سنایا گیا آپ نے اس میں لکھا کہ

"پڑھانے والیوں اور پڑھنے والیوں میں بہت گہرا رابطہ قائم ہونا چاہیئے تاکہ وہ ایک خاندان کے طور پر زندگی گزاریں۔ پڑھانے والیاں ہر لحاظ سے پڑھنے والیوں کے لئے نمونہ بنیں اور پڑھنے والیاں اس ذوق اور شوق کے ساتھ کام کریں جو اعلیٰ ترقی تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے۔" (الفضل ۹ نومبر ۶۲ء)

نومبر ۶۲ء میں آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ "یہ عاجز قریباً ڈیڑھ ماہ سے مسلسل جسمانی اور دماغی کمزوری میں مبتلا چلا آتا ہے اور یہ کمزوری بڑھتی جاتی ہے اور سوچنے اور کام کرنے اور مضمون لکھنے کی طاقت بہت کم ہو گئی ہے اور ایک عجیب قسم کی بے چینی اور گھبراہٹ بھی لاحق رہتی ہے"

آپ نے یہ بھی لکھا کہ ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب ماہر امراض قلب مجھے دیکھنے کے لئے لاہور سے تشریف لائے تھے انہوں نے پورے معائنہ کے

بعد بتایا کہ میرے دل میں کافی کمزوری پیدا ہو چکی ہے یعنی دل ڈاکٹری اصطلاح میں ڈیمج ہو چکا ہے اور یہ حالت خطرہ کا موجب ہو سکتی ہے اس لئے انہوں نے مجھے کم از کم تین ہفتہ گھر میں ٹھہر کر مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ دوست میری صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔ میں اب عمر کی لحاظ سے بہتر سال کا ہو گیا ہوں اور یہ عمر بہرحال کمزوری کی عمر ہے اس لئے دوستوں سے کچھ عرصہ کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ والامر بید اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ (الفضل ۲۱ نومبر ۶۲ء)

۶ دسمبر کو آپ علاج کی غرض سے لاہور تشریف لے گئے اور ۲۲ دسمبر کو ربوہ واپس تشریف لے آئے اس علاج سے آپ کے دل کی حالت خدا کے فضل سے قدرے بہتر ہو گئی۔ (ر ۸ دسمبر و ۲۵ دسمبر ۶۲ء)

۲۶ دسمبر ۶۲ء کو جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ناسازیٔ طبع کے باوجود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اور پھر احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر جہت سے مبارک کرے اور اس میں شریک ہونے والوں اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے والوں کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا فرمائے۔ (الفضل ۳ جنوری ۶۳ء)

۲۸ دسمبر ۶۲ء کو ذکر حبیب کے موضوع پر آپ کی تقریر تھی مگر بیماری کی وجہ سے جلسہ گاہ میں تشریف نہ لا سکے اس لئے آپ کا مضمون مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر

سنایا۔ اس مضمون کا عنوان آپ نے "آئینہ جمال" تجویز فرمایا تھا۔ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر جب کہ مکرم مولانا شمس صاحب تقریر کا آخری حصہ پڑھ رہے تھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی تشریف لے آئے اور انہوں نے آپ کی موجودگی میں تقریر ختم کی۔ تقریر کے بعد حضرت میاں صاحب نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ افسوس ہے میں آج طبیعت کی خرابی کے باعث اپنی تقریر کو خود پڑھ کر نہیں سنا سکا اور نہ اس کے دوران موجود رہ سکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب خوبیوں کا سرچشمہ ہے اگر اس کے فضل وکرم سے اس تقریر میں دوستوں کے لئے کوئی فائدہ کی بات ہے تو میں امید رکھتا ہوں دوست اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اس کے بعد آپ نے خدام الاحمدیہ کا علم انعامی لائل پور کی مجلس کو عطا فرمایا اور پھر حضرت میاں صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے ازراہ شفقت لکھ کر ارسال فرمایا تھا۔

(الفضل ۵ جنوری ۶۳ء)

جلسہ سالانہ کے انہی ایام میں آپ نے قادیان کے جلسہ سالانہ ۶۲ء کے لئے بھی ایک پیغام ارسال فرمایا اور اس کے آخر میں لکھا تھا کہ "ہم آپ لوگوں کی نیک کوششوں میں روحانی جدوجہد کے لحاظ سے آپ کے ساتھ ہیں مگر جسمانی لحاظ سے ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے کہ "بلبلیں ہیں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر + پروانہ ہیں چراغ سے دور اور شکستہ پر" (ر ۱۱ جنوری ۶۳ء)

تقریب شادی

مورخہ ۳ اپریل ۶۳ء کو بشریٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری علی شیر صاحب چک مراد ۱۶۹ ڈیرانوالہ ضلع بہاولنگر کا نکاح ہمراہ چوہدری محمد یوسف صاحب ولد چوہدری محمد دین صاحب سکنہ چک ۲۵ سٹھیالی کلاں۔ ضلع شیخوپورہ کے ہمراہ خاکسار نے پڑھا اور مورخہ ۴/۴/۶۴ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کے مابین برکت نازل فرمائے اور احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے یہ رشتہ مفید ثابت ہو۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۱۶۶ مراد ڈاکخانہ خاص چشتیاں ضلع بہاولنگر)

ولادت

میرے لڑکے عبد الرحمٰن ناظم تحریک جدید وقف جدید۔ کرکی کے ہاں خدا تعالیٰ کے رحم اور فضل کے ساتھ ۱۶/۳/۶۴ء بروز سوموار دوسرا بچہ پیدا ہوا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عبد العزیز تجویز فرمایا۔

نومولود میرا پوتا اور سید محمد عمر شاہ صاحب لشاری کا نواسہ ہے۔ سب دوستوں بزرگوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

(شیخ محمد عبد اللہ۔ کریانہ مرچنٹ۔ محلہ کریم آباد۔ ضلع تھرپارکر۔ (سابق سندھ))

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

بابو محمد یوسف صاحب مرحوم آف گجرات کا ذکرِ خیر

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

محترم شیخ محمد یوسف صاحب آف گجرات جو عرصہ سے اچھرہ (لاہور) میں مستقل طور پر رہائش پذیر تھے مورخہ یکم اپریل ۱۹۶۴ء بروز بدھ بوقت شام میو ہاسپٹل لاہور میں بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی وفات کی خبر سے بہت افسوس ہوا لیکن مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ مرحوم کی عمر بوقت وفات ۷۲ سال کے قریب تھی۔ مرحوم و مغفور نہایت مخلص اور سچے احمدی تھے۔ احمدیت کا عمدہ نمونہ تھے۔ میری پہلی ملاقات مرحوم سے مشرقی افریقہ کے شہر ڈوڈوما میں ۱۹۳۵ء میں ہوئی اور اس کے بعد پھر جب تک وہ مشرقی افریقہ رہے برسوں ان سے میل ملاقات رہی۔ ابتداء میں وہ ٹانگانیکا کے مختلف شہروں میں بطور پوسٹ ماسٹر کام کرتے رہے۔ جہاں بھی رہے مسلمانوں کی تنظیم اور احمدیت و اسلام کی خدمت میں نمایاں حصہ لیتے رہے دارالسلام میں جب پہلی مرتبہ انجمن اسلامیہ بنی تو اس کے محرک بھی آپ ہی تھے۔ ٹبورا میں کئی سال رہے وہاں بھی انجمن اسلامیہ کی بنیاد آپ نے ہی ڈالی تھی۔ اپنی سرکاری ڈیوٹی بڑی عمدگی۔ دیانتداری اور وفاداری سے ادا کرتے رہے اور فارغ وقت میں جماعتی اور اسلامی خدمات کا فریضہ خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے۔ کئی ایک دوستوں کو ملازم کرایا اور ان کو اپنی نگرانی میں سرکاری کاموں کے لئے ٹرینڈ کیا اور بفضل خدا ان کے تربیت یافتہ دوست اچھی اچھی ملازمتوں سے اب ریٹائر ہوئے ہیں۔ کئی ایک دوست انکی تبلیغ۔ خلوص اور نیک نمونہ کو دیکھ کر احمدیت کے آغوش میں داخل ہوئے۔

تبلیغ کے ساتھ انس تھا۔ خود بھی علمی ترقی کے لئے سوال و جواب کے سلسلہ کو جاری رکھتے تھے بعض دفعہ سوالات میں ایسی شدت کا پہلو بھی ہوتا کہ سننے والا گھبرا جاتا۔ اسی طرح جماعتی کاموں میں بھی بعض دفعہ نگرانی وغیرہ میں یا گفتگو میں شدت کا وطیرہ پیدا ہوتا تو چند لمحات کے لئے اپنے ملنے والوں کو غلط فہمی میں ڈال دیتے لیکن فوراً ہی دلی خلوص۔ دیانتدارانہ رائے اور ہمدردی کے جذبات سے اس غلط فہمی کو دور کر دیتے۔ جب ان کے سینئر گریڈ کا سوال آیا تو محکمہ ڈاکخانہ نے کہا کہ یہ گریڈ آپ کو اس شرط پر مل سکتا ہے کہ آپ تبدیلی کو منظور کر لیں اور کمپالہ (یوگنڈا) کے جنرل پوسٹ آفس میں کام کو سنبھال لیں۔ چنانچہ سینئر گریڈ حاصل کر کے جب آپ کمپالہ آئے تو جماعت احمدیہ کمپالہ کے بھی پریذیڈنٹ منتخب ہو گئے۔ شروع شروع میں وہاں کی جماعت نے محترم بابو صاحب مرحوم (ہم سب اس وقت بابو صاحب کہہ کے یاد کیا کرتے تھے) کی صاف گوئی اور کھرا پن کو کافی محسوس کیا۔ اور اسے سختی پر محمول کیا لیکن خاکسار کے ساتھ مرحوم کے سالہا سال کے تعلقات تھے اور ان کی طبیعت سے خوب واقف تھا اس لئے میں نے جماعت کو سمجھایا اور تھوڑے ہی دنوں میں جماعت بھی خدا کے فضل سے ان کے ساتھ دلی محبت اور خلوص کا برتاؤ کرنے لگی۔ دوسری طرف خاکسار نے مرحوم سے بات کی۔ آپ مجھے سلسلہ کا خادم سمجھتے ہوئے میرے ساتھ بڑے عزت و احترام اور محبت سے معاملہ کرتے تھے۔ میری بات سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اور پھر جماعت نے ایک لمبے عرصہ تک ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا۔

میں زیادہ تر ان دنوں ٹانگانیکا میں رہتا تھا۔ حالات اس قسم کے تھے کہ بعض وجوہ کی بناء پر ٹانگانیکا میں تبلیغی جدوجہد پر زور دیا جا رہا تھا مرحوم میرے ساتھ اس بات میں متفق تھے اور دوسرے مخلص دوست بھی اس وقت اس کی اہمیت سمجھتے تھے۔ اس غرض کے لئے افریقن معلمین کی امداد اور رسالہ سواحیلی کی اشاعت کے لئے وہ خود بھی باقاعدگی سے مالی امداد دیتے اور جس جس جماعت میں رہے اپنے حلقہ احباب کو بھی اس کی تحریک کرتے رہے اور جب تک وہاں رہے نہایت وفاداری، خلوص اور عقیدت سے سلسلہ کی تبلیغ میں دستِ تعاون دراز رکھا۔ جب احمدیہ مشن کی طرف سے کشتی نوح کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا گیا تو مرحوم نے اس فنڈ میں دلی خوشی اور محبت سے معقول امداد دی۔ اسی طرح مشرقی افریقہ کی مساجد کی تعمیر میں بھی انہوں نے مالی حصہ لیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

چندوں میں اور سلسلہ کے لئے مالی قربانی میں اور غرباء کی خدمت و تواضع میں مرحوم بڑے مستعد تھے اور اس غرض کے لئے وہ خود دوستوں کو جا کر ملتے۔ تحریک کرتے اور ان کی تحریک کا اثر ہوتا۔ وہ دوستوں کے معاملات میں ہمدردی سے دلچسپی لیتے۔ انہوں نے اپنے کردار سے خیر خواہ ہونا ثابت کر دیا تھا اس لئے دوست ان کی بات کو رد نہ کرتے۔

پندرہ بیس برس کا عرصہ انہوں نے میرے مشرقی افریقہ جانے کے بعد گزارا اور خدا کے فضل سے انہوں نے ہر جگہ نیک نمونہ چھوڑا۔ دوست ان کا ذکر خیر کرتے رہے۔ ٹانگانیکا اور یوگنڈا کے ابتدائی دوست اور اپنے سے غیر از جماعت دوست مرحوم کی خوبیوں کے مداح رہے۔

ان کے ایک لڑکے شیخ محمد اکرم صاحب ان دنوں نکورو۔ کینیا میں ملازم ہیں۔ اور ایک پاکستان میں ہیں۔ ان کی ایک صاحبزادی نیروبی میں بیاہی ہوئی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے سب عزیزوں بالخصوص ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کے بچوں کا ہر لحظہ حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے والد بزرگوار کی نیک یادوں کا سلسلہ لمبا اور دیر تک قائم رکھنے کی توفیق دے اور اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرما دے۔ آمین۔

مرحوم موصی تھے اور باقاعدگی سے اپنا سارا چندہ اور حصہ جائداد بھی زندگی میں ادا کر دیا تھا۔ بہت شریف اور اعلیٰ خوبیوں کے مالک تھے۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

امین

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اپنے اعمال کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے کہ جھوٹی نبوت کا دعوٰے تو خود کر رہے ہیں جبکہ خلاف رسول اور خلاف قرآن ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں۔ اب اگر کسی کے دل میں انصاف اور خدا کا خوف ہے تو کوئی مجھے بتائے کہ کیا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور عمل پر کچھ اضافہ یا کم کرتے ہیں جبکہ اسی قرآن شریف کے بموجب ہم تعلیم دیتے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو اپنا امام اور حکم مانتے ہیں۔ کیا درود کا ذکر میں نے بتایا ہے اور پاس انفاس اور نفی و اثبات کے ذکر اور کیا کیا اور کیا کیا میں سکھاتا ہوں۔ پھر جھوٹی اور مستقل نبوت کا دعویٰ تو یہ لوگ خود کرتے ہیں اور الزام مجھے دیتے ہیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ کچھ نہیں۔ سعدی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابد الآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں۔"

(ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۸۹ تا ۹۱)

مولوی زبیدی صاحب بتائیں کہ کیا یہ ایک ایسے شخص کے عقائد ہیں جو نعوذ باللہ "ختم نبوت" کی مہر کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ (باقی)

مقرر کرتے ہیں مرزا صاحب نے بھی کوئی جانشین مقرر کیا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد آپ فرمانے لگے تمہارا کیا خیال ہے کیا میں محمود (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) کو لکھ دوں یا فرمایا مقرر کر دوں۔۔۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل)

اس روایت سے واضح ہے کہ آپ "محمود" کو کیا سمجھتے تھے۔ مگر پیغام صلح کے ایک دوسرے لال بجھکڑ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی روایت پر کہتے ہیں:۔

"اگر اس روایت کا نفسیاتی تجزیہ بھی کیا جائے تو صاف ثابت ہو گا کہ حضور نے بلا کسی کو مخاطب کئے پریشانی کے عالم میں محمود کی ہونے والی خلافت کا ذکر کیا اور چاہا کہ جماعت کو اس سے خبردار کر دیں تاکہ لوگ وقت آنے پر محفوظ رہ سکیں۔۔۔۔"

نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات

ہمیں ان دونوں لال بجھکڑوں سے تو کچھ نہیں کہنا نیش زنی تو عقرب کی فطرت ہے تاہم پیغام صلح سے پوچھا جا سکتا ہے کہ وہ ایسے متضاد مضامین شائع کرنے میں کیا کوئی شرم محسوس نہیں کرتا؟ یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "محمود" کو اپنا جانشین بھی مقرر کرنا چاہتے تھے اور لوگوں کو آپ کی خلافت سے متنبہ بھی کرنا چاہتے تھے۔ سچ ہے سچائی ایک ہوتی ہے مگر جھوٹ رنگ بدلتا رہتا ہے۔

مقتضائے طبیعتش این است

پیغام صلح کے ایک سقراط نے لکھا تھا کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت صحیح ہے جس میں سیدہ موصوفہ نے بتایا ہے کہ

"آپ نے (مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) مجھے کہا کہ مولوی محمد علی صاحب سے ایک انگریز نے دریافت کیا تھا کہ جس طرح بڑے آدمی اپنا جانشین

درخواستِ دعا

میری والدہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں خصوصاً آجکل طبیعت زیادہ ناساز ہے اور بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ نیز میں اور میرا ہمشیرہ دونوں علی الترتیب بی۔اے فائنل اور ایف۔اے کے امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں اور میرا پھوپھی زاد بھائی نثار احمد ایف۔ایس سی کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت سے اپنی والدہ کی کامل شفایابی اور ہم تینوں کی امتحانوں کی کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (شیخ منور احمد کوارٹرز [illegible] ربوہ)

قمر الانبیاء فنڈ

از حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان

(۲)

جن احباب نے قمر الانبیاء فنڈ میں حصہ لیتے ہوئے چندہ کی رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء مع تفصیل رقم شائع کئے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے ان کے اموال میں برکت دے اور انہیں سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسماء	رقم
مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب کراچی	۶-۰۰
محمد سلیم خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور	۴۳-۰۰
شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور	۱۳-۰۰
صفیہ بیگم صاحبہ بنت عبدالسلام صاحب بھٹی	۲۰-۰۰
عبدالوہاب صاحب محاسب رام نگر چوبرجی لاہور	۱۱-۰۰
دفتر خدمت درویشان	۵-۰۰
دفتر خدمت درویشان	۵۰-۰۰
نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ	۱۰-۰۰
سردار احمد صاحب سیکرٹری مال فورٹ عباس	۱-۰۰
مبشر احمد صاحب طاہر میر جنرل سٹور پسرور	۱۰-۰۰
ایم محمد نذیر صاحب سیکرٹری مال بھکر	۱۰-۰۰
" "	۱-۰۰
غلام احمد صاحب بٹ جماعت احمدیہ مظفر گڑھ	۵-۰۰
ماسٹر حاکم علی صاحب ایم بی ہائی سکول۔ اوکاڑہ	۲۵-۰۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب جمیل دواخانہ شیخوپورہ	۱۰۵-۰۰
میاں محمد یوسف خان صاحب صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۴-۲۵
چوہدری انوار احمد صاحب بذریعہ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ	۲۰-۰۰
لطیف احمد صاحب طاہر	۲۰-۰۰
قاضی نذر محمد صاحب چک جھمرہ	۶-۰۰
محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح محلہ گوندیانوالی نبول	۱۱-۰۰
مرزا عبدالرحمن صاحب کراچی حسب تفصیل	۲-۰۰
محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری مال حلقہ نیلہ گنبد لاہور	۱۰-۰۰
ڈاکٹر عبدالمنان صاحب چیمہ بماستہ ٹنڈو اللہ یار	۵-۰۰
غلام قاسم صاحب سیکرٹری مال چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر	۲۲-۰۰
چوہدری غلام احمد صاحب سیکرٹری مال بہاولپور منجانب محمد خان صاحب	۱۵-۰۰
عبدالستار صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ	۲-۰۰
محمد حنیف صاحب قمر سیکرٹری مال میانوالی	۲-۰۰

اسماء	رقم
بخت بھری صاحبہ والدہ محمد عاشق صاحب مجوکہ	۳۵-۰۰
ایم شاہد صاحب C/O چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے لاہور	۱۰-۰۰
احمد الدین صاحب C/O کھیوڑا سوڈا کمپنی لمیٹڈ	۵-۰۰
ایم رشید ارشد صاحب سیکرٹری مال نوشہرہ کینٹ	۲-۰۰
محمد خورشید صاحب سیکرٹری مال منٹگمری	۲-۰۰
عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال ڈیرہ غازیخان	۵-۰۰
خواجہ احمد صاحب اسلامیہ ہائی سکول سمن آباد لاہور	۵-۰۰
بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال سرگودہا	۱-۰۰
ناصر احمد صاحب بمقام باگڑ بماستہ عبدالحلیم خان ضلع ملتان	۵-۰۰
محمد رمضان صاحب پنشنر گجرات منجانب راجہ علی محمد صاحب	۵۰-۰۰
مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ	۷-۹۲
مبشر احمد صاحب بذریعہ مولوی غلام احمد صاحب C/O دواخانہ ہمدرد حافظ آباد	۲-۰۰
محمد اعظم صاحب عرائض نویس صدر کچہری ایبٹ آباد	۳-۰۰
میاں چراغ صاحب صدر حلقہ سنت نگر لاہور	۲۵-۰۰
رحیم بخش صاحب سیکرٹری مال شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ	۵-۰۰
سردار غلام حیدر صاحب معرفت سردار غلام محمد صاحب رائے ونڈ	۵-۰۰
عبدالرحیم صاحب معرفت امین جماعت احمدیہ جڑانوالہ	۲-۰۰
ضیاء ایم۔ اے پاکستان ایئر فورس سرگودہا	۴-۰۰
مرزا عبدالرحمن صاحب کراچی منجانب رفیع الزمان صاحب	۲-۰۰
محمد اکرام صاحب محاسب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۷۵-۰۰
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور	۴-۶۳
رشید احمد صاحب سیکرٹری مال چک 12/11.L ضلع منٹگمری	۲-۰۰
مرزا منور احمد صاحب ربوہ	۵-۰۰

اسماء	رقم
محمد احمد قمر محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ	۱-۰۰
غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سعد اللہ پور	۴-۰۰
سلطان سرور صاحب سیکرٹری مال ڈبی ضلع مردان	۱-۰۰
خان محمد صاحب سیکرٹری مال چک ۱۰۰ T.D.A ضلع مظفر گڑھ	۰-۵۰
بشیر احمد صاحب صراف سیکرٹری مال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵-۰۰
غلام رسول صاحب سیکرٹری مال ملتان شہر	۱-۰۰
عبدالستار صاحب حلقہ اسلامیہ پارک لاہور	۱-۲۵
ملک حبیب الرحمن صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودہا	۱۰-۰۰
چوہدری نور احمد صاحب صدر حلقہ سول لائنز لاہور	۱۲-۰۰
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب صدر جماعت پنڈی بھٹیاں	۰-۵۰
حکیم ملک محمد عاشق صاحب بھینی شرق پور	۵-۰۰

لجنات کی تربیتی کلاسز کا نصاب شائع ہو گیا ہے

مختلف لجنات کی عہدہ داران نے اس امر کی خواہش کی تھی کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ایک ایسی کتاب شائع کرائے، جو لجنات کی تربیتی کلاسز میں نصاب کے طور پر پڑھائی جائے اور جس میں اختصار کے ساتھ سادہ زبان میں عقائد پر بحث ہو تا ہماری بچیاں اور مستورات دلائل کے ساتھ اپنے مسائل کو سمجھ اور سمجھا سکیں۔

چنانچہ عہدہ داران لجنہ اماء اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان شائع کر رہی ہوں کہ یہ کتاب شائع ہو گئی ہے۔ قیمت فی کتاب ایک روپیہ ہے۔ تمام لجنات اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لیں۔ اور اپنے اپنے شہر گاؤں اور قصبہ میں دس دس یا پندرہ پندرہ روزہ کلاسز تعطیلات میں لگائیں اور یہ کتاب سبقاً اس میں پڑھائیں۔ نیز تربیتی کلاسز کے علاوہ اجلاسوں میں بھی یہ کتاب تھوڑی تھوڑی کر کے پڑھائی جائے۔

انشاء اللہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس کا امتحان لیا جائے گا۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نوٹ۔ رپورٹ سالانہ بابت ۶۳-۱۹۶۲ء جن لجنات کے پاس نہ ہو وہ خط لکھ کر منگوا لیں۔ اسی میں آئندہ سال کے لئے کام کی ہدایات ہیں۔

امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کے امتحان "ہمارا آقا" مصنفہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کی تاریخ ۳ رمئی کی بجائے ۳۱ رمئی کر دی گئی ہے۔ ناصرات اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ کتاب "ہمارا آقا" لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے دفتر سے منگوائی جا سکتی ہے۔ اس امتحان میں چھوٹے گروپ کے لئے ۴۸ صفحے اور بڑے گروپ کے لئے پوری کتاب مقرر ہے۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور باقی کلاسز میں داخلہ ۱۱ر اپریل ۱۹۶۶ء سے شروع ہے۔ یہ داخلہ اس ماہ کے آخر تک جاری رہے گا۔ خواہشمند احباب سکول ہذا کی خدمات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کروائیں۔ سکول ہذا بفضلہ تعالیٰ مڈل تک پہنچ چکا ہے۔ لڑکوں کے لئے پانچویں تک کلاسز کا انتظام ہے۔

ضروری تفصیلات دفتر سکول ہذا سے معلوم کی جائیں۔

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

درخواست دعا

(۱) خاکسار کا لڑکا عزیزم چوہدری عبدالسلام صاحب ملٹری ہسپتال جہلم میں داخل ہے۔ اس کے ۹ ایکسرے ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک کوئی تشخیص نہیں ہو سکی۔ تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں اس کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار عبداللہ غیرت حال ربوہ

(۲) خاکسار کا اپریشن اپنڈے سائٹس مورخہ ۳ / ۴ / ۶۶ کو ہوا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (۳) میاں محمد یوسف صاحب احمدی صراف بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

نیاز قطب احمد بٹ پشاور شہر

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی مع ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۲۲/۴/۶۴ تا ۲۶/۴/۶۴

۱۲۱۔ مکرم جناب غلام مصطفےٰ صاحب رام نگر چوبرجی لاہور .. — ۱۰ روپے

۱۲۲۔ احباب جماعت احمدیہ حلقہ سلطان پورہ لاہور بذریعہ مکرم محمد شریف صاحب ۱۲ — ۴۸ "

۱۲۳۔ احباب جماعت احمدیہ خورد علباس بذریعہ مکرم سردار محمد صاحب .. — ۱۵ "

۱۲۴۔ مکرم ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب بھکر ضلع میانوالی .. — ۱۰ "

۱۲۵۔ احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بذریعہ ماسٹر حاکم علی صاحب ۷۵ — ۲۶ "

۱۲۶۔ " " ملتان بذریعہ مکرم شریف احمد صاحب .. — ۴۶ "

۱۲۷ " " شیخوپورہ بذریعہ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب .. — ۱۷ "

۱۲۸۔ " " گوکھووال ضلع لائل پور بذریعہ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب ۸۷ — ۲۳ "

۱۲۹۔ " " مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ " محمد یوسف صاحب .. — ۱۵ "

۱۳۰۔ " " حیدرآباد سندھ بذریعہ مکرم ملک محمود احمد صاحب .. — ۵۵ "

۱۳۱۔ " " روہڑی سندھ بذریعہ مکرم جناب مشتاق عالم صاحب .. — ۲۰ "

۱۳۲۔ مکرم مرزا محمد احمد صاحب کراچی .. — ۱۵ "

۱۳۳۔ " جناب نجم الحسن صاحب مرحوم کراچی .. — ۲۵ "

۱۳۴ " " مسعود احمد صاحب خورشید کراچی .. — ۲۱ "

۱۳۵ " میاں محمد یحییٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور ۲۵ — ۶۱ "

۱۳۶ احباب جماعت احمدیہ چک ۷ ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم محمد اکرم صاحب ۲۳ — ۱۳۰ "

۱۳۷ مکرم سید امیر احمد صاحب چنی گوٹھ ضلع بہاولپور .. — ۱۰ "

۱۳۸۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ سرگودھا از مرحوم والدین — ۲۰ "

۱۳۹۔ احباب جماعت احمدیہ سرگودھا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب .. — ۲۶ "

۱۴۰۔ محترمہ والدہ صاحبہ سید العطاف احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ .. — ۳۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں طلباء اور طالبات کی شمولیت

دفتری اطلاع کے مطابق جن طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی پر بطور شکرانہ چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون تحریک جدید کو ادا کیا ہے ان کے اسماء مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ دیگر کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اپنے پیارے آقا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کریں۔

۱۶۔ عزیز عبد المنان صاحب ۸۵/۲ ٹاہلی موری راولپنڈی .. — ۱۰ روپے

۱۷ عزیزہ حمیدہ بیگم بنت مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب آف کوہ نور ملز لائل پور .. — ۱

۱۸۔ دختر محترمہ حیات بیگم صاحبہ بیوہ فضل الٰہی صاحب کھاریاں .. — ۵

۱۹۔ ابن مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آف کھاریان .. — ۵

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرے بھائی رشید احمد صاحب کا دوسرا بچہ بھی جو مورخہ ۲۶ اپریل ۶۴ء کو توام پیدا ہوا تھا۔ چند دن زندہ رہنے کے بعد مورخہ ۳۰ اپریل ۶۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق اور نعم البدل عطا فرمائے اور بالخصوص بچے کی والدہ کو صحت کاملہ عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

(بشیر احمد کارکن الفضل۔ ربوہ)

اعلان "نظارت تجارت وصنعت"

برائے امراء پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ

جولائی ۱۹۶۳ء اور اس کے بعد اخبار الفضل میں متعدد بار تاجر و صنعت کار احباب کی فہرستیں طلب کی گئی ہیں مگر جماعتوں نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مکمل فہرست آئی ہے۔

(۱) راولپنڈی (۲) جہلم (۳) پشاور اور اس کے علاوہ چند احباب نے انفرادی طور پر اس کی تعمیل کی ہے مگر ابھی تک کثرت سے بڑی بڑی جماعتیں مثلاً۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ ملتان، گجرات سرگودہا۔ شیخوپورہ کراچی۔ کوئٹہ۔ بہاولپور۔ رحیم یار خان۔ نواب شاہ سندھ وغیرہ کے احباب نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا امراء جماعت ہائے احمدیہ و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے حلقہ سے احمدی تاجر و صناع احباب خواہ وہ بڑے کام کرتے ہوں یا معمولی۔ ان کی فہرست جس میں مندرجہ ذیل کوائف درج ہوں۔ نظارت تجارت وصنعت میں یکم مئی ۶۴ء تک بھجوا دیں۔

کوائف

۱۔ اپنا کاروباری نام یا فرم کا نام

۲۔ کاروبار کی تفصیل۔ اگر تاجر ہوں تو تجارت کے متعلق اگر صناع یا صنعت کار یا فیکٹری وغیرہ کے مالک ہیں تو اس کی تفصیل۔ مثلاً جنرل مرچنٹ۔ صراف۔ ڈاکٹر و حکیم۔ کیمسٹ و ڈرگسٹ و کلاتھ امپورٹرز اور کلیرنس ایجنٹس وغیرہ۔ ورکشاپ یا سپیئر پارٹ ڈیلر (SPARE PARTS DEALERS) باڈی بلڈرز مکینیکل فٹنگ و مرمت ریڈیو ڈیلرز یا ریڈیو کی مرمت کا کام۔ فوٹوگرافرز۔ کنٹریکٹرز و سپلائرز۔ سائنس اور سرجری کے اوزار بنانے یا اس کا کاروبار کرنے والے پرنٹنگ پریس و کتب فروش فرنیچر میکرز۔ الیکٹرک فٹنگ۔ مرمت ریفریجریٹرز کا کاروبار کرنے والے مع مرمت ہوٹل و ریسٹورنٹ موٹروں کا کاروبار۔ پٹرول پمپ۔ کپڑوں کے ٹکڑوں یا ولائتی پرانے کپڑوں کا کاروبار کرنے والے سبز اور خشک پھل۔ سبزیاں وغیرہ بھیجنے والے اور سپلائی کرنے والے وغیرہ وغیرہ۔

تاکہ تجارتی و صنعتی کمیٹی ان مقاصد کو پورا کر سکے جس کے لئے وہ بنائی گئی ہے اور جس کا اعلان ۷ جولائی ۶۳ء ۱۳ جولائی و ۳۰ جولائی ۶۳ء کے اخبار الفضل میں ہو چکا ہے امید ہے کہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اس طرف خاص توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے

(ناظر تجارت وصنعت)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

• **راولپنڈی** ۴ مئی شیخ عبداللہ اور پنڈت نہرو کی بات چیت میں مشکلات پیدا ہو جانے سے یہاں کشمیری حلقوں میں یہ خیال عام ہو گیا ہے کہ پاکستان کو مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لئے میدان جنگ میں اتر آنا چاہیئے ان کشمیری حلقوں نے کہا کہ جنگ بندی لائن کے دونوں طرف کشمیری مجاہد بھارتی سامراج کے خلاف گوریلا جنگ شروع کرنے کے لئے تیار ہیں"۔

کشمیری رہنماؤں کا کہنا ہے" یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بھارت مسئلہ کشمیر پر ہٹ دھرمی ترک کرنے اور کشمیری مسلمانوں کو آزادی دینے کو تیار نہیں ہے اور پنڈت نہرو نے شیخ محمد عبداللہ سے مذاکرات کا ڈھونگ صرف اس لئے رچایا ہے کہ سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث ملتوی کرانے میں مدد مل سکے۔

کشمیری حلقوں کا خیال ہے کہ مذاکرات میں تعطل پیدا ہو جانے سے شیخ عبداللہ کی دوبارہ گرفتاری یا جلا وطنی کا خطرہ بڑھ گیا ہے لیکن اگر بھارت نے ایسا کیا تو وادی میں ۱۹۵۳ء سے بھی زیادہ خون خرابہ ہوگا جب پہلی بار شیخ عبداللہ کو گرفتار کیا گیا تھا۔

• **نئی دہلی** ۴ مئی۔ شیخ عبداللہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات میں کشمیر سب سے بڑی وجہ کشیدگی ہے۔ آپ نے کہا اس مسئلہ کا حل اس طرح پیش نہیں کیا جا سکتا جس طرح کوئی مداری کوئی چیز نکال کر پیش کر دے۔

کشمیر کے سابق وزیر اعظم نے بھارتی حکومت کے ارکان سے اپنی ملاقات کے بعد روز اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اس مسئلہ کے حل کی جدوجہد کرنا پڑے گی۔ شیخ عبداللہ نے توقع ظاہر کی کہ منگل کو سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران ہی بھارتی نمائندہ مسٹر ایم سی چھاگلہ ایسا رویہ اختیار کریں گے جس سے پاکستان اور بھارت کے درمیان مفاہمت کے لئے راہ ہموار ہو۔

• **نئی دہلی** ۴ مئی (آل انڈیا ریڈیو) شیخ محمد عبداللہ نے کل یہاں صدر کانگرس مسٹر کامراج سے ملاقات کی۔ بعد میں آپ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے صبر و تحمل کی ضرورت ہے آپ نے کہا بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو اور دوسرے بھارتی زعماء سے میری بات چیت تسلی بخش طور پر جاری ہے اور ہمیں کسی بنیادی اختلاف کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ آپ نے کہا اگر بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی اختلاف پایا جاتا ہے تو یہ محض خیالی بات ہے۔ شیخ عبداللہ نے پاکستان اور بھارت کے اختلافات سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا ہم امن کا ماحول چاہتے ہیں آپ نے کہا جو بھی اختلافات ہیں وہ شکوک و شبہ اور بے اعتمادی کے باعث ہیں۔

• **مظفر آباد** ۴ مئی۔ پاکستان کے وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے کہا ہے کہ بھارت کو بالآخر کشمیریوں کی خواہشات کے سامنے جھکنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ آزاد کشمیر کے سٹیٹ کونسلروں کے ایک وفد سے بات چیت کرتے ہوئے آپ نے مزید کہا کہ اب حفاظتی کونسل کے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ کشمیر سے متعلق اپنے فیصلوں کو تیزی سے جامہ عمل پہنانے کے لئے ضروری اقدامات کرے۔ شیخ خورشید احمد نے کہا کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت میں دنیا نے قبل از یں کبھی اتنی اتفاق رائے کا اظہار نہیں کیا جتنا اب کیا گیا ہے دنیا نے حقائق کو محسوس کر لیا ہے اور اب اس کا ضمیر بیدار ہو چکا ہے۔

• **دمشق** ۴ مئی۔ شام اور متحدہ عرب جمہوریہ کے اختلافات بڑھ گئے ہیں چنانچہ شام نے اب یہ دھمکی دی ہے کہ اگر صدر ناصر نے مسئلہ فلسطین کے بارے میں شام کے خلاف گمراہ کن مہم جاری رکھی تو عرب سربراہوں کی کانفرنس کی ساری روئیداد شائع کر دی جائے گی جس سے معلوم ہو جائے گا کہ فلسطین کے بارے میں شام کا رویہ کیا رہا ہے۔ یاد رہے صدر ناصر نے کل یہ کہا تھا کہ شام نے کبھی بھی اسرائیل کے خلاف اعلان جنگ کی حمایت نہیں کی۔ صدر ناصر نے مزید کہا تھا کہ شام نے اسرائیل کے خوف سے دریائے اردن کا رخ موڑنے کی کوششوں میں تعاون سے انکار کر دیا تھا۔ دمشق ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ فلسطین کے بارے میں شام کا رویہ کیا ہے اور وہ اسرائیل کے خلاف طاقت کے استعمال کے لئے بھی تیار ہے۔

• **نئی دہلی** ۴ مئی مغربی بنگال میں شدید قحط پڑنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے اشیائے ضروری کی قیمتوں میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ کلکتہ کے پچاس فیصد کارخانے بند ہو چکے ہیں اور باقی کارخانوں کے بند ہونے کا بھی شدید خطرہ ہے کیونکہ خشک سالی کی وجہ سے خام مال کی شدید قلت ہو گئی ہے بازار میں عمدہ اور درمیانہ درجہ کے چاول ناپید ہو چکے ہیں اور خراب قسم کے چاول بہت گراں قیمت پر حاصل ہو رہے ہیں۔

• **ٹوکیو** ۴ مئی یہاں سے ایک سو میل دور قصبہ ٹوتامی کیوٹی میں طیارہ کے حادثہ میں تین افراد ہلاک ہو گئے ہلاک ہونے والوں میں طیارہ کا پائلٹ اور دو فوٹو گرافر شامل ہیں۔ یہ فوٹو گرافرز طیارہ میں سوار ہو کر ٹوتامی کیوٹی میں منعقدہ میلے کی تصاویر لے رہے تھے کہ طیارہ ہائی ٹینشن تاروں میں الجھ کر تباہ ہو گیا۔

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجالس انصار اللہ میں اشاعت دین۔ تربیت نفوس۔ قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس اور دیگر روحانی کام جاری ہیں اور ہر مجلس اپنی وسعت کے مطابق اس کار خیر کی سرانجام دہی میں مصروف ہے مگر مرکز میں بعض مجالس کی طرف سے کارگزاری کی رپورٹ موصول نہیں ہوتی جس کی وجہ سے مرکز مجالس کی نیک مساعی سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ عہدیداران انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ بروقت رپورٹ کارگزاری بھجوانے کا انتظام فرما دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مرکز کی طرف سے گزشتہ ماہ کی رپورٹ کارگزاری بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے زعماء اس کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴ اپریل ۶۴ء بعد نماز جمعہ مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے قریشی نور الحق صاحب تنویر لیکچرار جامعہ احمدیہ ربوہ ابن محترم مولوی سراج الحق صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ کا نکاح طاہرہ ثریا صاحبہ بنت محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

خطبۂ نکاح میں محترم شمس صاحب نے فرمایا کہ قریشی نور الحق صاحب تنویر کا تعلق ایک پرانے اور مخلص احمدی خاندان سے ہے ان کے والد صحابی تھے اور یہ خود تبلیغ و تعلیم کے سلسلہ میں ایک لمبے عرصہ تک مصر میں رہے ہیں کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب بھی ایک نیک اور مخلص بزرگ ہیں وہ اپنی علالت کے باوجود جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں خطوط اور مضامین تحریر فرماتے رہتے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان دونوں خاندانوں کے تعلق کو ان کے لئے نیز اسلام اور احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے مفید و بابرکت فرمائے۔

احباب جماعت بھی رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

• سنگاپور۔ ۴ مئی۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے کہا ہے کہ ملائیشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن ملائیشیا کا تنازعہ بات چیت کے ذریعے حل کرنے پر رضامند نہ ہوئے تو ہم ملائیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے صدر سوکارنو ملائیشیا کو ختم کرنے والے رضاکاروں کی ایک ریلی سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر سوکارنو نے رضاکاروں کو ہدایت کی کہ وہ ملایا۔ سنگاپور۔ صباح اور سراواک کے عوام کی امداد کریں اور انہیں ملائیشیا کے چنگل سے نجات دلائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں اب اس تنازعہ سے تنگ آ گیا ہوں اور اسے انڈونیشی عوام کے حوالے کرتا ہوں اور یہ انڈونیشی عوام کے حوالے کرتا ہوں اور یہ انڈونیشی عوام پر منحصر ہے کہ وہ اس سلسلے میں کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

• کراچی ۴ مئی۔ پاکستان رائٹرز گلڈ کے سیکرٹری مسٹر جمیل الدین عالی نے اعلان کیا ہے کہ ۱۰ مئی کو ہوٹل میٹروپول میں ایک خاص تقریب میں ادب کے آدم جی انعامات تقسیم کئے جائیں گے صدر محمد ایوب خان نے انعامات تقسیم کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے

• کراچی ۴ مئی۔ ایک اطلاع کے مطابق حاجیوں کا جہاز سفینۂ حجاج ۸ مئی کو کراچی پہنچے گا۔ اس میں مغربی پاکستان کے ۲۶۷۰ حاجی سوار ہیں۔ یہ گزشتہ روز جدہ سے چلا ہے۔

• راولپنڈی ۴ مئی۔ وزیر صحت مسٹر عبداللہ لالی صاحب نے آج صبح آئیڈیل کیمبرج سکول راولپنڈی کا معائنہ کیا انہوں نے سکول کے تمام شعبے دیکھے اور پرنسپل اور اساتذہ کو ہدایت کی کہ وہ سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے تمام بچوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں اگر سکول کے اوقات میں بچوں کو نماز پڑھنے کی عادت ہو جائے تو وہ یقیناً دن کے باقی حصے میں بھی دوسری نمازیں پابندی سے پڑھیں گے۔

لاہور کے احباب سے معذرت

مورخہ ۳ ر ۵ ر ۶۴ کے اخبار کا بنڈل بس کی خرابی کی وجہ سے وقت پر لاہور نہیں پہنچ سکا۔ اس لئے خاکسار جملہ احباب لاہور سے معذرت خواہ ہے

(مینیجر الفضل ربوہ)